سوچیں اور امیر بنیں

نو جوانو! آج کا موضوع ایک کتاب سے تعلق رکھتا ہے جس کا عنوان ہے سوچیں اور امیر بنیں۔ایک مشہور مقولہ ہے کہ اس دنیا میں اتنی حکمرانی حکمرانوں نے نہیں کی جتنی کتابوں نے کی ہے۔حکمرانی کا مطلب ہے چھا جانا۔حکمرانی کا مطلب ہے گرفت میں لے آنا۔ اتنا اثر لوگوں نے نہیں چھوڑا جتنا کتابوں نے چھوڑا ہے۔آج کی ہماری منتخب کردہ کتاب، ایک مقصد کے طور پر لکھی گئی۔ یہ کتاب 1938 میں چھپی تھی اور اب تک اس کے تقریبا پچیس ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔اس کتاب کی اب تک کروڑوں کاپیاں بِک چکی ہیں۔اس کا پہلا تعارف یہ ہے کہ دنیا میں کامیابی کے موضوع پر پہلی بار لکھی گئی کتاب ہے۔کامیاب ہونا کیسے ہے؟ کامیاب ہونے والے لوگوں میں کون سی خوبیاں پائی جاتی ہیں؟ ان کے سوچنے کا انداز کیسا ہوتا ہے؟ وہ کیسے اپنی طاقت کو کامیابی میں بدلتے ہیں؟ یہ کتاب باقاعدہ کامیاب لوگوں پر تحقیق کرنے کے بعد لکھی گئی۔ایک شخص اینڈریو کارینگی تھا جو 70-1860 کی دہائی کے درمیان امریکہ میں آیا۔یہ غریب کا بیٹا تھا اور مزدوری کرتا تھا۔آخر کار اسے ایک بھٹی میں لوہا کوٹنے کی نوکری مل گئی۔وہاں لوہا کوٹتے کوٹتے اِس کی زندگی گزر رہی تھی لیکن اِس آدمی کو ترقی کرنے کا، کامیاب ہونے کا اور آگے بڑھنے کا بہت شوق تھا۔یاد رکھیے گا کہ وہ تعلیم یافتہ نہیں ہے، مزدور ہے اور آگے بڑھنے کا شوق بھی ہے۔اب اس شوق میں اتنی طاقت تھی کہ یہ بندہ اسی فیکٹری میں محنت کرتے کرتے سپروائزر بن گیا۔پھر اس نے مزید محنت کر کے اپنی خود کی چھوٹی سی بھٹی لگالی۔اور یہ امریکہ کا امیر ترین انسان بن گیا۔

جب اینڈریو ایک امیر ترین انسان بن چکا تو اس نے ایک اسٹیل انڈسٹری بنائی۔جس کا نام کارینگی سٹیل انڈسٹری تھا، اس کی اتنی اہمیت تھی کہ وہ انڈسٹری ایک فیملی کے پاس نہیں بلکہ اسے حکومت کا اثاثہ بننا چاہیے تھا۔اس نے اپنی وہ انڈسٹری حکومت کو بیچ دی اور اس کے بدلے میں 500 بلین ڈالرز حاصل کئے۔یہ 1903 یا 1904 کی بات ہے۔دیکھیں معاشرے ترقی کیسے کرتے ہیں؟ اس نے تین سو پچاس ملین ڈالرز ملک کی خدمت میں لگا دیئے۔اس نے ملک میں لائبریریاں بنوائیں، اپنا پیسہ سائنسدانوں اور طالبعلموں پر لگایا۔اسے پتہ تھا کہ علم اور ٹیکنالوجی کے بغیر کامیاب ہونا ممکن نہیں۔وہ جانتا تھا کہ وہ غریب کا بیٹا تھا، تعلیم یافتہ بھی نہیں تھا، پھر بھی میں اتنا کامیاب کیسے ہوا؟ کس طرح ہوا؟ اس کی خواہش تھی کہ کسی طرح یہ راز دنیا کو پتہ چل جائے۔انسان کی سب سے بڑی تمنا ہوتی ہے کہ کوئی اسے پرکھے اور اسے جانے۔اینڈریو کو شوق تھا کہ میری کامیابی ایک کتاب کی صورت میں سب کے سامنے آئے۔اس نے اخبار میں اشتہار دے دیا کہ مجھے ایک تحقیق کرنیوالے کی ضرورت ہے جو کہ اس کی ترقی کرنے پر اور اس کے آگے بڑھنے پر تحقیق کرے۔بڑی محنت کے بعد ایک انسان مِل گیا جس کا نام نپولین ہل تھا جو کہ ایک جوان لڑکا تھا اور معاہدہ یہ ہوا کہ وہ بغیر تنخواہ کے کام کرے گا۔کیونکہ کہا جاتا ہے جس بندے کی طلب اور شوق سچا ہوتا ہے اسے معاوضے کی پرواہ نہیں ہوتی۔

یاد رکھیے گا نو جوانو! کامیاب انسان کے دوست ہی اُس کی آدھی کامیابی ہوتے ہیں۔اکثر ہماری گفتگو ایک دوسرے کے ساتھ ضرور اچھی ہوتی ہے لیکن دوستی نہیں ہوتی۔کیوں کہ دوستی ایک جیسی سوچ رکھنے کا نام ہے۔ہم سفر، ہم خیال ہو تو منزل تک ساتھ جایا جاتا ہے۔یاد رکھیے

گا دنیا کے ہر شخص کا نظریہ اُس کے پیشہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اُساتذہ کا بیان اُساتذہ والا ہوتا ہے۔ کاروباری شخص کا نظریہ الگ ہوگا کیونکہ کاروباری شخص اُساتذہ کی طرح نہیں سوچ سکتا۔ اینڈریو اپنے وقت کا کامیاب انسان تھا تو اس کے دوست کیسے ہوں گے؟ یقیناً کامیاب لوگ۔ اب جبکہ نپولین اس کا اسسٹنٹ بن گیا۔ اینڈریو نے اپنا لیٹر ہیڈ پکڑا اور تمام کامیاب اور امیر لوگوں کے نام خط لکھ کر نپولین کو دے دیئے۔ یہ دیکھیے کہ پہلا خط کس کو لکھا؟ اس کے معیار کا اندازہ لگائیں۔ ایڈیسن کو پہلا خط لکھا گیا جو دنیا کا واحد انسان ہے جس نے 1249 ایجادات کی تھی اور ہم صرف ایک ایجاد یعنی بلب کو جانتے ہیں۔ نپولین ہل کی ساری تحقیق وقت کے کامیاب ترین لوگوں پر ہوئی۔ ایک وقت کا کامیاب شخص اگلے وقت کے کامیاب شخص سے مطابقت رکھتا ہے، جو مزاج کامیاب ہوتے ہیں وہ بتا دیتے ہیں۔ وہ کیا مزاج تھا جس نے اتنے بڑے کامیاب لوگوں کو بنا دیا۔ نپولین ہل نے تقریباً آدھی زندگی تحقیق پر گزار دی اور اتنی تحقیق کرنے کے بعد اس نے کتاب لکھ دی تھی۔ کتاب کا نام ہے Think and grow rich جس سے دنیا میں تہلکہ مچ گیا لوگ اس کو اپنا محسن مانتے ہیں۔ یہ ایک تحقیق ہے کہ کامیاب لوگوں میں یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں:

پہلا نقطہ نوٹ کریں:

☆ کامیاب ہونے والے لوگوں کے اندر ایک خواہش پائی جاتی ہے۔ خواہش ہر ایک میں ہوتی ہے لیکن یہ عام نہیں ہوتی۔ اس کو برننگ ڈیزائر کہتے ہیں اس کا مطلب ہے جنون، عشق، ولولہ یعنی کہ میں نے یہ حاصل کرنا ہے یا آگے بڑھنا ہے اور یہ سب چیزیں ان کے کاموں میں جھلکتی ہیں۔

دوسرا نقطہ

☆ دنیا کے یہ کامیاب لوگ ماسٹر مائنڈ ہوتے ہیں۔ ماسٹر مائنڈ کا مطلب ہے اپنے جیسے لوگوں کے ساتھ دوستی۔ ماسٹر مائنڈ کا مطلب ہم خیال لوگ ترقی دیتے ہیں۔ تنہا بندہ ترقی نہیں کرتا اسے معاشرے کے دوسرے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ Give & take کے اصول پر دُنیا چلتی ہے۔ اینڈریو کارنیگی، نپولین ہل، ایڈیسن، ہنری فورڈ یہ لوگ اکٹھے وقت گزارنے کے لئے جنگلوں میں نکل جاتے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ اگر یہ اکٹھے وقت نہیں گزاریں گے تو ہمارے پَر نہیں کُھلیں گے۔ یاد رکھنا جب آپ اپنے جیسے بندے کے ساتھ وقت گزارتے ہیں تو ہمارے پَر کھل جاتے ہیں۔ جب بھی آپ کو ہم خیال لوگ ملتے ہیں تو یہی لوگ آپ کو کامیابی کی ضمانت دیتے ہیں۔

تیسرا نقطہ

☆ کامیاب ہونے والے لوگوں میں یقین پایا جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ انھیں پتہ ہوتا ہے کہ جس کام پر وہ محنت کر رہے ہیں اس کا ہمیں پھل بھی حاصل ہوگا۔ وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ ان کے اندر سے یقین کا دیا جلا ہوتا ہے۔ بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ ایمان و یقین اتنا طاقتور ہے کہ پہاڑوں کو ہلا سکتا ہے۔ اب جس کو یہ پتہ ہے کہ صلہ ملنا ہے۔ اس کا ایمان اور یقین اس کو کامیاب کرتا ہے۔

چوتھا نقطہ

☆ ایسے کامیاب لوگ خود کلامی کرتے ہیں یعنی اپنے آپ سے بات چیت۔ انتھنی روبنسن کہتا ہے:

The quality of life is directly proportional to the conversation between you and you.

یعنی آپ کی اپنے آپ کے ساتھ گفتگو بتاتی ہے کہ آپ کا معیارِ زندگی کتنا ہے۔ جس نے زندگی میں آگے چلنا ہے وہ منفی کو مثبت کر کے چلتا ہے۔ آپ کی اپنے ساتھ بات چیت کا معیار آپ کو کامیابی دیتا ہے۔ دنیا کے کامیاب لوگوں کی اپنے ساتھ بات چیت بڑی معیاری ہوتی ہے۔ میں نہیں ہار سکتا، یہ کوئی پرابلم ہی نہیں ہے، ایسے الفاظ ان کو آگے بڑھنے میں مدد دیتے ہیں۔

پانچواں نقطہ

☆ ان کے پاس خاص علم ہوتا ہے اور ہر فیلڈ کا اپنا علم ہوتا ہے۔ ان کے پاس اعتماد ہوتا ہے تصوراتی طاقت ہوتی ہے۔ دنیا کے ہر شعبے کے ٹاپ لوگوں کے پاس ایک چیز مشترکہ ہوتی ہے کہ یہ کھلی آنکھ سے خواب دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کا ایک مقصد ہوتا ہے اور وہی مقصد ان کو انکی منزل کی جانب لے کے چلتا ہے۔ ذہن میں جس کامیابی کی تصویر نہیں بنتی اس کی دنیا میں بھی نہیں بنتی۔ دنیا میں ہر چیز بننے سے پہلے کسی نہ کسی کے ذہن میں بنی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی تصوراتی طاقت کتنی زیادہ ہوتی ہے۔ ایک نئی ڈیفینیشن سن لیجیے جو کتابوں میں نہیں ملے گی عقلمند وہ ہے جو نئے انداز سے سوچتا ہے۔ ایڈیسن کہتا ہے کہ میری ساری کامیابیاں میرے عقلمند ہونے کی وجہ سے نہیں تھی میرے تخیلاتی ہونے کی وجہ سے تھی۔

چھٹا نقطہ

☆ نپولین نے کہا کہ ایسے لوگ منظّم قسم کی منصوبہ بندی کر لیتے ہیں۔ ہر بندہ اچھا منصوبہ ساز نہیں ہوتا، جو شخص اپنے کورس کی پانچ چھ کتابوں کی پلاننگ نہیں کر سکتا وہ زندگی کی پلاننگ نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی انسان جس میں یقین ہو، ماسٹر مائنڈ بھی ہو، تخیلاتی طاقت بھی ہو، منصوبہ ساز اچھا نہیں ہے تو ناکام ہو جائے گا۔ ممکن ہے کہ آپ میں سب چیزیں موجود ہیں ایک چیز نہیں ہے تو پیدا کریں، سیکھیں، سیکھنے میں کیا حرج ہے، ہوتا بھی اکثر ایسے ہے۔ ممکن ہے کسی کے پاس خواہش تو ہو، خود کلامی اچھی نہ ہو، معیاری نہ ہو، اس کو سیکھنے میں کیا حرج ہے۔ کیوں کہ ترقی کرنے والا انسان تو دنوں میں سالوں کا سفر طے کر لیتا ہے کیونکہ اس نے ترقی کرنی ہوتی ہے۔

ساتواں نقطہ

☆ یہ لوگ فیصلہ ساز بھی اچھے ہوتے ہیں۔ سنیں! سب فیصلے خود کیا کریں۔ اچھے فیصلے اچھی زندگی کی علامت ہوتے ہیں۔ زندگی سالوں، صدیوں، مہینوں میں نہیں بدلتی بلکہ زندگی اس لمحے میں بدلتی ہے جس لمحے میں آپ فیصلہ کرتے ہیں کہ میں نے زندگی بدلنی ہے۔ کسی کی تقدیر بنتے ہوئے دیکھنی ہے تو فیصلے کے لمحے میں دیکھیں۔

آٹھواں نقطہ

☆ان تمام لوگوں میں استقامت ہوتی ہیں اور مستقل مزاجی اتنی ہوتی ہے کہ بارش، آندھی، طوفان حتیٰ کہ زندگی کے طوفان بھی ان کو نہیں روک سکتے۔ کہتے ہیں استقامت میں کرامت ہے۔ یہ ریسرچ بتا رہی ہے دو ہزار سال کی آٹو بائیوگرافی بتا رہی ہیں۔ محبت طاقتور تخلیق ہے۔ اگر آپ محبت کرنے والے ہیں تو اپنے اس جذبے کو کام میں لے کر آؤ۔ ہمیں کوئی نہیں سکھا تا اس موضوع پر ہم سے کوئی بات نہیں کرتا۔ آج کے نوجوان میں خوف بہت ہے۔ اب انہیں خود اس خوف سے لڑنا پڑے گا۔ جس انسان کی زندگی میں خوف بہت زیادہ ہو، وہ ترقی نہیں کرتا۔ ہمیں تھوڑا سا بہادر ہونا ہے آج کل ہماری یوتھ میں ویسے ہی خوف بہت زیادہ ہے۔ ضرورت ہے کہ اس خوف سے باہر نکل آئیں اور یہ سوچیں کہ میرے خدا نے میرے لیے ایسی ذہانت رکھی ہے جو پیسہ کمانے میں میری مدد کرتی ہے۔ میرے اندر ایسی ذہانت ہے جو لوگوں کو میرے اوپر یقین کرواتی ہے۔ میرے اندر ایسی ذہانت ہے جس سے میں تحریریں لکھتا ہوں۔ میرے اندر ایسی ذہانت جس سے میں لیکچر دے لیتا ہوں۔ میرے اندر ایسی ذہانت ہے جس سے میں گاڑیاں بنا سکتا ہوں۔ اگر آپ کو یقین ہو جائے کہ آپ کے اندر Menifest کرنے کی صلاحیت ہے یا کچھ بنانے کی صلاحیت ہے تو آپ ترقی کرتے جاؤ گے۔

لیکن اس کے برعکس اگر آپ یہ یقین کریں گے کہ نہیں نہیں ساری دنیا ہی میری تقدیر بدلے گی تو آپ کام نہیں کر سکتے، جب انسان کا اپنے اوپر اور اپنے خدا پر اعتماد ہو جائے تب وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس جن کو خدا پر اور اپنی صلاحیتوں پر اعتماد نہیں ہوتا، ایسے لوگ ناکام ہو جاتے ہیں۔ اور اس ناکامی کا پہلا خوف ہوتا ہے غریب ہونے کا، مرنے کا، اعتبار نہ کرنے کا، لیکن آپ لوگوں کے ساتھ چلنے کا فن تب ہی سیکھتے ہیں جب آپ چار دفعہ دھوکا کھا لیتے ہو۔ خوف کے بت کو گرانے والا آگے نکل جاتا ہے۔ اسی کتاب کے آخری صفحے میں نپولین لکھتا ہے۔ جن لوگوں کو خوف کو ہرانا آجاتا ہے وہ آگے نکل جاتے ہیں۔ اس کے دو طریقے ہیں خوف کو چھوٹا کر کے خود بڑے ہو جاؤ یا تو خود کو اتنا بڑا کر لو کہ خوف چھوٹا ہو جائے۔ کچھ لوگ صرف دو روپے کو قیمتی سمجھتے ہیں جبکہ بعض کہتے ہیں کہ میں قیمتی ہوں کیونکہ میں لاکھوں کروڑوں پیدا کر سکتا ہوں۔ جو بندہ یہ یقین کر لیتا ہے کہ میں اپنی زندگی کو خود میں نفیس کر سکتا ہوں وہ زندگی میں بہت بڑا انسان بن جاتا ہے۔